

# بیس بال بنام کرکٹ

عدنان اے۔ صدیقی



کی آواز میں اس وقت سنائی دیتی ہے جب ہم اپنے پاس بائیٹ میں رات کے وقت گوشت کے تھکے یا ہم برگ ہوتے ہیں۔ ہدوستانی کم از کم یہ ضرور جانتے ہیں کہ بیس بال ایک سکیل ہے کوئی کیڑا اکڑا نہیں ہے لیکن وہی مانے کو ہرگز تجارتیں ہیں کہ بیس بال شرافت کے سکیل کا پرانا روپ (بی روپ) ہے۔ ایک مرچ دلی کے ایک باشندے نے تمہروں کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب انہیں دل میں گھنی نہیں مار سکتے تو اس کے پس پشت انہوں نے یقیناً کوئی پھر جی پکائی ہو گئی۔ اور وہ کالی کالی شے کیا ہے جس کو تم امریکی لوگی سے کسر اکلوzap میں تھوکتے رہتے ہو؟ کیا یہ کوئی تھا کو، سپاری بیان ہے، یہ جانتے کے لئے جوپ ایشیائی یہ بیان اتنا ولی رہتی ہے۔ ثقافتی اختلافات پے خارج ہوئے کے باوجود میں ایک ایسا شخص ہوں جسے دلوں کیلیوں سے پیار ہے۔ اسے ایک فیر تھم ہدوستانی کا دام خیال یار میں گرفتار ہونا کہیے تو وہ بیان کی وجہ سے خاص طور پر براہمکا کہا جاتا ہے۔ تھام لوگوں اور کرکٹ کا دام خیال کے سر بھان کی وجہ سے خاص طور پر براہمکا کہا جاتا ہے۔ اسے مونگ پیلیوں، بکھی کے دلوں اور کرکٹ جنکس کی طلب کہیے یا اسے کثیر ثقافتی کہیے یا دوسروں کے لئے محترمازی کہیے۔ یا اسے محفل مونوں کے درود، خوشمندان اظہر یا اپنے باز کوئی روں سے گرم کرنے والے کسی تھی طریقہ اور شامخار کھلاڑی کو تخلیق بزرگ ازروں پر قلعائیں لگاتے ہوئے دیکھنے کا حق کہیے۔

میرے امریکی دوست، کرکٹ پر میری فریقی کا اکثر مذاق اڑاتے ہیں۔ پانچ دلوں تک چلے والا تھی؟ ہرگز نہیں اہم امریکی فوری تسلی چاہتے ہیں۔ یعنی مکھوں یا اس سے بھی کم اور اس بات کو بھی تینی یا لیں کہ سکیں کا تجھے بھی ہم آہ ہوتا ہے اور ایک قائم کا تھاب بھی ہوتا ہے کیونکہ تھی کا رواہ ہوتا ایک لخت ہے اور وقت کی بہت بڑی برپادی ہے۔ لخت کے لئے وقت اور پھر چاہے کے لئے وقت؟ "ساتوں انگ کا اسڑق" کے ۱۰ منٹ بہت کافی ہوتے ہیں۔ آپ کا ٹکریہ کا رسے میں ایک روشنی بات ڈاگ کہا سکتے ہیں یا ڈاگ آؤٹ میں پیشے کسی کھلاڑی سے آنکھ رف لے سکتے ہیں۔ اور بلے ہاری میں "پانٹر پس" اور دو انکسیں بھی کیا خوب ہیں؟

میرے ہدوستانی دوستوں کی آنکھوں میں، بیس بال کا ذکر آتے تھی ایک چک پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ اس بات سے سبھے ہوئے ہیں کہ ہمارے کھلاڑی ایک سکیل کے درمیان ۵۰ سیالوں سے زیادہ

**بیس بال** کی ایک گرم اور دشمن صح ضرور تھی لیکن نہ تو آج سن سنتی میں یہم آغاز تھا اور نہی فورٹ لا ڈریل میں موسم بہار میں ہونے والی تحریت کا سامان تھا۔ ہول سے ائے ہندوستانی شہزادیوں کے بیچ، بی وہی کے کوئی اسٹینڈ میں مخوف تھا۔ میں تھیں بھروسے بھلی، خوش خوشی کیا کہ رہا تھا جس میں مکھل جانے کی کوشش کرنے کا حال انکر ۱۹۸۱ سے کسی پیشہ، اور ان کرکٹ نجی کو کہتے کہا تھا کہ "سلی م آن" سکیل کے میدان میں کسی پوزیشن کا نام ہے یا کھلاڑی کے زیر جاہوں کا کوئی حصہ ہے۔ میں نے سوچا کہ نہ پوچھنا ہی بھتر ہے۔ اچاک کو کوئی میں اک شر بے ہنگام برپا ہوا۔ معلوم ہوا کہ پاکستان کی ابتدائی وکٹ گر بھلی ہے اور پھر رہا تھا ایام میں "آاؤ آلو آلو" کا زور اور سر میدان میں گوچنے لگا۔ آلو اب بھلاس وقت کھانے کے ذر کا کیا تھا ہے اور جب اسی میں نے دیکھا کہ ہے کہ اور بھاری بھروسے پاکستانی کپتان پیلک کرنے تھریف لارہے ہیں۔ ان کا رعب و بد بہادر شان و دقارد کیجئے امریکی بیس بال کی عبوری خصیت اور ہومرن کے باہم شادیب تھیں کیا دار تھی۔ اب ذرا صرف تصورات کو لگام دیں اور ماہی کے درجہوں میں جماں کر دیکھیں۔ ذہن کے پردے پر تین دہائیوں پہلے، ۱۹۷۵ء کا ایک مھنگ جانے کا تھا۔ کوئی پر شور اور جے اردوں سے گھرے ایک کوت کا تصور اسی تھا۔ یہ نیویارک کا شہر آفاق یا ایک اسٹینڈ میں "زخم کا تھیر کر دہ مکان" تھا۔ بھلی مونوں سے المحتا شور "آلو آلو" کے بجائے "لوٹو" سبب کی صدائے متاد بند کر دہ میں اسکرو پیشہ یہ دیکھتا تھا کہ تھا اسی تھریف اور پیلکا اس وقت بے بازو کے کمالات دکھانے آتا ہے جب نہیں کر دیتے ہوئے۔ میں کے شیدائی ہوتے کے ناطے میں نے مقامی پنگکس کی بھی پروادہ نہیں کی۔ پنگلا کو، بڑی لگکوں میں اپنے یہ مہالی مراجع اور اپنے غلاف فیصلے پر اپنائے پر کچھ اپنالائے کے سر بھان کی وجہ سے خاص طور پر براہمکا کہا جاتا ہے۔ تھام لوگوں اور کرکٹ وکلا (کسی پبلوؤں سے) تھا۔ اس موقع پر اس نے مرکز کی جانب ہٹ کیا اور پنگلی مونوں کے تماشیوں کے کوئے بے اختیار تھے لگے۔ میں نے تھرے ہوکر "بودو" کی آواز کا لائے ہوئے اپنی ناپسندیدگی کا انتہا کیا تھیں (ٹھر خداوندی) کہ میری آواز کو "لوٹو" سمجھا گیا اور یاگی کے دیوانے شہزادیوں نے اس کی جانب کوئی خاص توجہ نہیں کی۔

میں بیس بال اور کرکٹ، دلوں کا ہی کیاں طور پر گروہہ ہونا تاریخاً بے کیونکہ دلوں کیلیوں کی تاریخیں چھا بیں، ان کے قاعدے اور ضابطے چھا بیں اور دلوں کی (ہم شاکنکوں کی سلی پر) ملتف بشری حواسوں اور احساسوں سے بھٹکتے ہیں۔ تھیم کر دلوں کیلیوں کا بینایا مقصد (زیادہ سے زیادہ رن ہٹانا) ایک ہی ہے۔ اور دلوں کی حکمت گلی (جلی کو ان کے سرروں پر دے مارو، ان کی ناگوں اور ہر اس جگہ "جہاں ان کی تو جس نہ ہو") بھی حوازی ہے۔ کوئی بھی شخص یہ بات تھی طور پر محسوس کر سکتا ہے کہ جو شر دلوں سے بھر پر ۳۰۰ فٹ ہومرن کے حامل کرنے میں کم دیش وہی خوش حاصل ہوتی ہے جو آکاٹ کو چو لیتے کسی بھٹکے سے ہوتی ہے۔ لیکن حصار ذات میں ہندو زیادہ تر امریکیوں کے نزدیک کرکٹ خاص اس وکھانی ویسے والا کامی رفت کا وہ کیڑا ہے جس

فوری میں سری لنکا میں ہوئی اندر ۱۹ گرکٹ  
و ولڈ کپ کے دوران نبیبا کے ایوالہ اسٹیلن  
کیس پ نے امریکہ کے رومینو ڈین کو دن آوث کیا۔  
 مقابل صفحہ پر: سان ڈیگو پیش ریس گی ڈیو  
را بریس دن آوث ہونے سے بچنے کی کوشش  
کرتے ہوئے سان فرانسیسکو میں ستمبر ۲۰۰۵  
میں ہوئی اسی میں فرانسیسکو جینش کی  
لینس تیکو کے سامنے سے گینہ نکل گئی۔

کھیلتے ہیں کیونکہ اپارٹمنٹوں کو، خلاط بالوں کی یادگار  
مانے کا حصیں موقع عطا کرتا ہے۔ کیا یہ وقت کی بہت بڑی  
برہادی نہیں ہے اور جس بال کے کھلاڑی کو اپارٹمنٹ کی آنکھوں  
میں آنکھیں ڈال کر اور گاچھاڑ پھاڑ جائے اور ہدیاں بخete دیکھ کر  
شرمسار ہو جاتے ہیں (اس کے عکس کرکٹ کے شریف کھلاڑی، اب  
فاموں کے ساتھ، اسی کھلی کے سفید پوشہ در مطلق کے سامنے مر تسلیم کرتے  
نکراتے ہیں اور اس کے خلاف قیصلوں کو نظر پر کرما پر محول کرتے ہیں۔  
کیا چاہئے تو یہ دلنوں کھل ست گام، سست قدم اور سست رو ہیں جن میں گاہے گاہے جو جوش  
جو روشن کے مظاہرے پاکیں اسی طرح ہوتے رہتے ہیں جس طرح آپ کے وہی سے ہجیے جنکی



## کرکٹ کا شیدائی فلوریڈا شہر



لانڈ ہل کے استینلیم کا ایک فضائی نظراء کے اندر لتر بیجا ایس زبانیں بولی جاتی ہیں۔  
جلدی یہاں ہو رے پر آئے والی ہیں۔ لاڈریل سیسی کوئی اور جو کہیں ہے۔ ”امریکے  
سے سافت پال اور فٹ پال میاں اور ہر کھلکھل سے سخت پر کھلی جائیں۔ کیا جنہوں نے خود برسوں  
تک کرکٹ کھلایا ہے۔“ میکھر کے ساتھ جوں کر  
بارے میں جاتی ہیں، ”اس سال کا سبکی فاٹس مقابلہ اور تو میں کے لیے ایک جائے اصل ہے جب  
لاڈریل کی کل ستر ہزار آبادی میں تقریباً ایک سی ایشن سے ملک خوریاں ایکس میں ۱۰ ایجنسیں  
کے متعلق جس مقابلے کی آخری گینڈ تک دل کی تو ہمیں ہر ٹکڑی اچھی جیز ہوں مٹا کھانا اور سیکی جو محل  
ہو، توں کو رک دینے والا تحد مندیپ احصیں،“ ویرہ، ساتھا کہ کرکٹ کو دن آوث کیا رکھتے ہیں۔ — لوڑا کیز توک

امریکی شہروں میں لاڈریل میں کو ایک بندوقتائی ہم کے دو کپتاںوں میں سے ایک نے  
انفرادیت حاصل ہے۔ جنوبی ظدریا میں حکام نے ساز سے تم میں تک چادری رہنے والے لاورنا مانت  
جنوبی خواہشات کا احراام کرتے ہوئے ایک پارکس میں سب سے زیادہ رہنے والے اور سب سے زیادہ  
بوجھ سے کچھ ایک جدید ترین اسٹینلیم کی بوجھ وہیں بھی لیں۔ فتح، بچنے کے لیے کوئی نہیں  
کاوشی کے نئے ملاحتاں پارک کی تحریر کے لئے ہے کیونکہ شہری انتقامی کرکٹ کو فروغ دیئے کی  
استعمال کی ہے۔ لاڈریل کو ایڈیتی ہے کہ اس کا کوشش کریں اسکے لئے شہر کے اسپورٹس پارک میں کسی  
اسٹینلیم برجے ۲۰۰ تک سکھل ہو جائے گا اور اسے غالی میں ایک مقابلے کے درمیان فٹ پال اور نیڈ پال  
کپ کے ایک نیز باں مقام کے طور پر منتخب کریں۔ کی تھیں بھی میدان میں کھل رہی ہوئی ہیں۔  
چاہے گا۔ گوکری ایسا نہیں ہوا، مگر بھی کرکت کے تین فوجیپ کہتی ہیں۔ ”شاکنین ایک ہی وقت  
جنون بزدھ ہے۔“ مغلیقی لاڈریل اسپورٹس پارک میں جتوں کھلیوں سے لطف اندر ہو سکتے ہیں،  
میں جتوں کھلیوں سے لطف اندر ہو سکتے ہیں۔ موئیقی س نکتے ہیں، یہ بھد و گھرے ہر کھلی کی  
چھٹھا سالہ تھس اسٹیٹھل کپ ایجی حال ہی میں کششی سن سکتے ہیں، اور یہ سب کچھ فوٹوگ فش اور  
اختتام پر ہوا ہے۔ بیہاس اور سری لانچ کی نیکیں جوکر جوکر جوکر جوکر جوکر جوکر جوکر جوکر جوکر  
جذبی یہاں ہو رے پر آئے والی ہیں۔ لاڈریل میں اس سمجھی کوئی اور جو کہیں ہے۔“

”فوجیپ مزید کہتی ہیں،“ جنوبی ظدریا مختلف نسلیں میں رابطہ عام کی منتظم اور مزید میکس کپ کے مقابلات پر کھلی جادی ہے۔“ میں سیسی کوئی اور جو کہیں ہے۔“ فوجیپ مزید کہتی ہیں،“ جنوبی ظدریا مختلف نسلیں  
بارے میں جاتی ہیں، ”اس سال کا سبکی فاٹس مقابلہ اور تو میں کے لیے ایک جائے اصل ہے جب  
لاڈریل کی کل ستر ہزار آبادی میں تقریباً ایک سی ایشن سے ملک خوریاں ایکس میں ۱۰ ایجنسیں  
چھٹھاں دے لوگ ہیں جو دیس اخراج میں بیہا شال ہیں۔“ کھلاڑی نور نامت میں مٹرکت کو  
دوڑنے کو رک دینے والا تحد مندیپ احصیں،“ ویرہ، ساتھا کہ کرکٹ کو دن آوث کیا رکھتے ہیں۔ — لوڑا کیز توک

# جنوبی ہند میں بیس بال زندہ ہے



طلبہ اور ان شخصیات جو جنگی میں والیں یہ کی اے کائی آف فریلک انجینئرن کے نہیں بال کے پسلے سالانہ مقابیے کو دیکھنے کے لیے نکلا ہوئے تھے ان کے لیے یہ ایک گلب و فریب مظہر ہا ہو گا کہ چیف گیٹ (مہماں خصوصی) بیجنی میں سائے میں بنے ہوئے اٹھی پر موجود ہیں تھا۔ بلکہ سکھیں کا بیاس پہنچنے ہوئے اس وقت شارٹ اسٹاپ کے طور پر فریلک انجینئرن مانیز کی سال دوم کی ٹیم کے لیے آغاز کر رہا تھا۔ جنچی طور پر اس کے سبب بہت سارے سفارتی ادب و ضوابط کے ساتھ ٹیک آرڈر دوسرے کے ساتھ دی سکھی کھڑے ہو گئے۔ میدان کے ایک اسلامی بیس بال درمیان موجودگی نے میرے اندر وہی جوش و نیم۔

نظم فرید (باتیں سے  
دوسرے) کے ساتھ دی  
ایک اسلامی بیس بال  
درمیان

بیش بیڑی کراو بک نے ۱۹۲۰ میں قائم کیا تھا۔ ہوئے جو کہ میرے پاس تھیں بر سے زائد سکھیں بال کی طرف راغب ہو گیا کیونکہ یہ سمجھا فرید اور ان کے ایگل اسٹار کلب نے جنچی میں عرصے سے ہے اور جس نے میرے ساتھ دیکھا کم مراعات یا نہ ہیں مختار کئے والے اٹپی کوئیں بھر کا سفر کیا ہے، اس وقت جس چیز تے مجھے بیس بال سکھانے میں اچھا خاص اوقت صرف کیا ہے۔ سب سے زیادہ متوجہ کیا ہو اس نے سکھیں (جیسے خاص طور پر شہر کے دروسیں میں۔ جنچی کے طور پر بال) کو اختیار کر لیا تھا۔ انہیں ایک اچھا موقع ملا تھا جس پر میکر کے دروسیں میں شروع ہو گیا ہے۔ جب چھوٹے مولے اصولوں کے ساتھ تھیں بال ایسوی ایشن کے بہت عیینی اور بے پورے جنچی ہد کے نہیں بال مقابلوں میں تھاں کام کرنے والے سکریٹری ہیں۔ وہ میں اسٹرکٹ کرتے ہیں۔ ایگل اسٹار کلب کی ٹیم میں فرید بال مقابلوں کے انتخاب کے سلسلے میں پوری کے تیتوں بیٹے شامل ہیں اور اس نے حال ہی میں تیزیت کا ایسا بہترین انتظام کیا کہ فی الواقع وہ میں ایک درسرے کی مدد کی۔ اور جب فارکھل ریاست میں سرگرم سفر ہوتے ہیں، لوگوں کوئی کہ تھیں بال کی ایک جیسی بیس بال ٹیم کی بیڑی باتی کی ہے۔ ایگل اسٹار نے جنچی کے دلائل کے ایک ایم اے کا کانچ سکھیں سے اپنی پیاری بیہاری بھیجا تھے والی محبت آف انجینئرن میں اس سکھیں کو دوبارہ متعارف کو پہلاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ”یہاں کے کرانے میں کلیدی روں ادا کیا تھا۔ یہ ہندستان دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی کرکٹ کے میں فریلک انجینئرن کا پہلا کانچ تھا، جسے لیور پول ہوا جیسی تھیت میں جو اسے پہنچانے پر کے ہر ساتے پلک فیزی کے بیٹے قصرلیں۔ □

محض کے بارے میں: کرسٹوفر ورسٹ امریکی نیم کے لیے تھی تھے۔ ایک ایجاد کا جائزہ ہے کہ یہ کھا جا کے کوہ مصب شدہ

آٹک کی ہر حصوں گرکت کا جائزہ ہے کہ مکالمہ اور ہر اقتدار سے کیا جاتا ہے تاکہ یہ کھا جا کے کوہ مصب شدہ جس سے کس قدر قیری گھوٹا ہے، بلکہ چیزیں دیاں اس کام مطالعہ بھی کرتے ہیں کہ وہ کتنی بار اپنالیاں کرتا ہے، عام طور پر جب پہلے جیسیں کی جاپ گیند پھیلتا ہے تو چیز کا ذہن کیا ہوئی ہے جوں جک کہ سکھیں کے لیام میں جسی ہاشمیں کیا کیا چیزیں کھاتا ہے۔ کرکٹ کپتان بھی اسی طرح بال کی کھال کا لئے والے، وہی اسما آہوئے صیادیہ ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کج سو یوئے نور کے ترکے کی میدان میں پہنچ جاتے ہیں اور کٹ کے اور گرد ہڑاں پار کی ٹکھاؤں اور گھاس کی چیزوں کا نظر ہے میں بال کھلاڑی (اور ان کے تریت دشنه، اسکا لاش، مخفیہ زخم جز لمحہز) اپنے دلیل یہ زخمیں اپنے میدان کا غور سے چاہتا ہے لیکن کچھ تھے جو ہم امور بھی جس سے چاہتے تھے۔ نہ صرف پھر کے کچھ



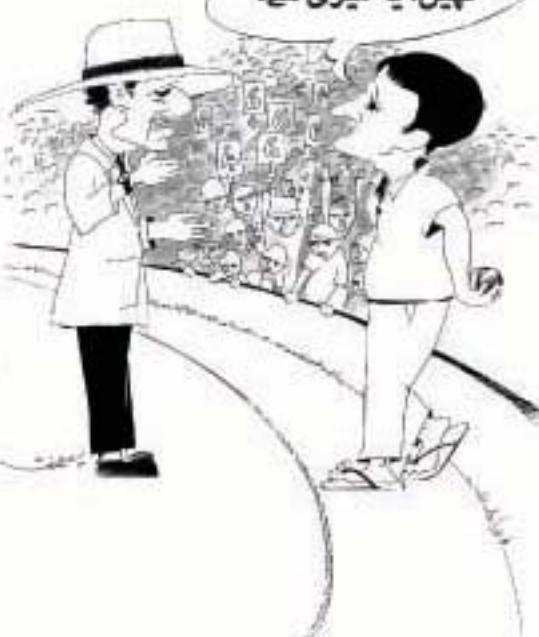
صدر جارج نبیلیو بش جو کبھی بیس بال کی ایک لیم لنسس ریجنریس کے منظم رہ چکے ہیں، مارچ کے مہینے میں اپنے دوران سفر لیفٹام پاکستان کے دوران کرکٹ کھیلنے کی کوشش کرتے ہوئے۔ امریکہ کے بانیوں میں میں بہت سوں تے کرکٹ کھیلی ہے۔ اور امریکہ کے پہلے صدر، جارج واشنگٹن، الہارہوین اور ایسوسیون صدی کے نوزادیہ ملک میں کرکٹ کے شاگذین میں شامل تھے۔ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ کرکٹ کا پہلا یعنی القواسی مقابلہ ۱۸۳۳ء میں امریکی شہر نیو یارک کے بلومنڈ ڈیل یارک میں ایک کنیڈین یام کے خلاف کھیلا گیا تھا، جس نے یہ مقابلہ ۲۳ دن سے جیت لیا تھا۔ ایسوسیون صدی کے آغاز میں جب بیس بال نے امریکہ میں شہرت حاصل کرنی شروع کی تو کرکٹ کا امریکہ میں رواں ہو گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۴۰ء کی بھائی میں تاریخ وطن کے سب سی کھیل کا چیز، ہوا۔ اب کرکٹ امریکہ کی سبھی پہچان ریاستوں میں کھیلی جاتی ہے۔

اگلیں میں ہو۔ اب امریکہ کی اپنی کرکٹ ٹیم ہے۔ گوک ابھی اس کے بارے میں لکھنے کے لئے پچھے زیادہ مواد نہیں ہے تاہم امریکی باہم خروکوئی نہ کوئی راہ ضرور نکال لیں گے۔ دریں اٹھاء، میری آنکھیں روڑیاں پکان کو اپنی قبر میں مغل اس قصور سے ہی، کروٹوں پر کروٹوں لیتی دیکھ رہی ہیں کہ خدا یادہ دن آگئے کہ اب دلی بخاند کے جوف میں میں بال ڈاٹھ کھیلا جائے گا۔ آپ کہیں گے تاکہ میں دوڑکی کوڑی لے آیا ہوں؟ میں یہ حقیقت بھی پیش نظر ہے کہ اگر ایک جانب میرے قلم سے حرف وال فقط کا غفلہ پر مکھر ہے ہیں تو دوسری جانب خدا یارک کا، یا کسی سے اخلاق شدہ ایک گروپ میں پرستک اڑان بھرنے کی سوچ رہا ہے تاکہ ہاں کی میں بال ٹیوں سے طاقت کر سکے اور ان کے لائچوں کو جہت و سوت دے سکے۔ معلوم ہے کہ می پور میں اب تک ۲۶ میں بال ٹیوں وجود میں آچکی ہیں۔ مشرقی بندوقستان کے ہای کرکٹ کے جلد اسرا ر و روز سے واقف ہوئے کے باوجود میں بال کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے میں بال کا تراہن ”نیک می آؤٹ نوڈی بال گیم، نیک می آؤٹ نو دی کراؤ“، بھی اور کر لیا ہے جسے وہ (جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے) می پوری ٹین میں کاٹتے ہیں۔ کاش کو وہ بھی سمجھ لیں کہ ہاگواری خاطر کی صورت میں زبان پر لگام کس طرح دھمکی کی جاتی ہے اور جوش و ججان کی صورت میں فی شہرت اتار کر لیا سی بر عکلی کس طرح زیب تن کیا جاتا ہے۔ شاید مجھے انہیں میں بال کے آداب سے واقف کرنے کے لئے ہاں جانا پڑے۔ تاہم میرے نو دیک کرکٹ جیسا شانگی سے بھر پر کھیل نہیں ہو سکتا۔ □

مصنف کا تعارف: عثمان اے صدیقی، تی ولفی میں واقع امریکی سفارت خانے میں کاظمیہ برائے شانگی امور ہیں۔

شہر سے ایک قافیہ کا تبسم میرے بیوی پر قص کرنے لگا ہے جب میں یہ کہما ہوں کہ کچھ گریگی مجہل سفید کوٹ دھاری اس ٹھنڈ کو پکارنے کے لئے کل پڑتے ہیں جن کو ہر کس وناکس ڈاٹ پھٹکانا کا سمجھ کرتا ہے۔ ملائکہ یہ جیسیں ”کالم گلوچ“ کے مقابلے میں پکھو گئیں جو برواقی انس اور بزرگان کے پہنچنے سے پہنچا۔ (اب ایک میں بال پختگی اور میں نیلی فام پر ختم ہے۔ میں کوئی اشارہ نہیں ملا۔ بندوقستانی ٹیکم، زبان پر کوئی حرف فکریت لائے بغیر، اپنی جیسوں پر کوئی حکم لائے بغیر اور جس نسل فام پر ختم گئیں لگاہ ڈالے بغیر مخفیت رہتی ہے۔ ان کے تصور میں بھی یہ ساری جیسوں اور جمل میں اور اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو کھاں کھیل کر کرکت ہوئے میں

نهیں! یہ میری ہے۔



تی عام آئی (اور مدت) کی سلسلہ جیسوں اور کثرت و جود کے قائل ہوتے ہیں۔ عمر پھنس، ہمارت، آئیں کی سلسلہ، امریکے کے یہ نہ لٹھوں ہو یا پھر بندوقستان کے میدان ہوں۔ سب سے زیادہ اہم بولنا ٹھنڈیں کرتے۔ اس لیے ”گیئہ بھیکوئی“ یا ”یار، یادگار کوڑا“ کا نظر سرست بدکارنے کی ایسے اور تاثالی پلک جھکتے ہیں جوں درحق کھجھے پلک آتے ہیں۔ میں خیالی سچوں کی دنیا سے کل آتا ہوں۔ ”آلو“، ”لکھام ایکس“، ”دوارچکا“ لگاتے ہیں۔ کوئی کام جمع کر پہنچتا ہے کیونکہ پاکستانی جملہ بول کی تعریف تو صیف کا کوئی جائز نہیں اور اس وقت تو بالکل نہیں جب وہ خود معرض خطر ہو۔ چند منٹوں بعد، وہ گیند کو ایک فلڈر کی جانب مارتے ہیں اور نہایت پر جوش لینکن نما عاتیت اندریائی طور پر رک لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ کٹ اڑا چلتی ہے اور فوری ریٹیلے دکھاتا ہے کہ آلو بھی مزعل مخصوصے ایک سیل (یا پھر ایک کلہیں) اور میری تھی کہ آٹو گئے تھیں اسپ، میرا مطلب ہے اس پاکر کی جانب سے کوئی اشارہ نہیں ملا۔ بندوقستانی ٹیکم، زبان پر کوئی حرف فکریت لائے بغیر، اپنی جیسوں پر کوئی حکم لائے بغیر اور جس نسل فام پر ختم گئیں لگاہ ڈالے بغیر مخفیت رہتی ہے۔ ان کے تصور میں بھی یہ ساری جیسوں اور جمل میں اور اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو کھاں کھیل کر کرکت ہوئے میں